سورة النساء

آیات ۱۶۳ - ۱۷۱

إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلٰى نُوحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۢ بَعْدِهٖ ۚ وَأَوْحَيْنَآ إِلٰٓى إِبْرٰهِيمَ وَ
إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسٰى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهٰرُونَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ
وَآتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ
عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ
عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ أَنْزَلَ
إِلَيْكَ أَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُونَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾ ؕ إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلٰلًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا
لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ ۙ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَآ
أَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ
رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ ؕ اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى
ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ‌ ۚ اَ لۡقٰهَاۤ اِلٰى مَرۡيَمَ وَ رُوۡحٌ مِّنۡهُ‌ ۖ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ‌ ۚ وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ‌ ؕ اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّـكُمۡ‌ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ اَنۡ
يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ‌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۱۷۱﴾

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ
یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے
گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست-

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام- داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی
گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ
قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

آیات 163 -170

رکوع ۲۳

- انبیاء ورُسل کا تذکرہ ۔ جس میں نبوت کا بنیادی مقصد اور اساسی فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔
- آپ ﷺ کو خطاب کر کے تسلی دی گئ کہ آپؐ ان مخالفوں کی کوئی پروا نہ کریں جو آج آپؐ پر نازل شدہ وحی کو نہیں مانتے
- آپ سے پہلے بہت سارے انبیاء ورُسل آچکے ، ان سب پر وحی کا نزول ہوتا تھا
- آپ کے لیے اللہ کی شہادت ہی کافی ہے اور فرشتے بھی آپ کی رسالت کے گواہ ہیں
- وہ لوگ جو کفر اور مخالفت پر اڑ گئے ہیں انھوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھائے ہیں ان کے لیے ایمان و ہدایت کی کوئی راہ کھلی نہیں ہے ، ان کے لیے صرف جہنم کی راہ ہی باقی رہ گئی ہے
- نصاریٰ کے غلط اور گمراہ کن عقائد کا ذکر، ان کی اصلاح اور ان کو صحیح ایمان باللہ اور ایمان بالرسل کی دعوت

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ

أَوْحَى يُوْحِي ، إِيْحَاءً   وحی بھیجنا (IV)

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ - بیشک ہم نے وحی کی

اِلَيْكَ - آپ کی طرف

كَمَآ اَوْحَيْنَآ - جیسے کہ ہم نے وحی کی

اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ - نوحؑ کی طرف اور نبیوں کی طرف

مِنْۢ بَعْدِهٖ - ان کے بعد

وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ - اور ہم نے وحی کی ابراہیمؑ کی طرف

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ - اور اسماعیلؑ کی طرف اور اسحاقؑ کی طرف

وَ يَعْقُوْبَ - اور یعقوب (علیہ السلام) کی طرف

وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ۚ

وَالْاَسْبَاطِ - اور (ان کی) نسل کی طرف

اسباط - سِبْطٌ کی جمع، نسل / قبیلہ (جو پھیل جائے)

سِبط : پوتے اور نواسے دونوں کے لیے (زیادہ تر نواسے کے لیے استعمال ہوتا ہے)

وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ - اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ کی طرف

وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ - اور یونسؑ اور ہارونؑ کی طرف

وَسُلَيْمٰنَ - اور سلیمانؑ کی طرف

وَاٰتَيْنَا - اور ہم نے دی

دَاوٗدَ زَبُوْرًا - داؤد (علیہ السلام) زبور

إِنَّآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ كَمَآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰ نُوحٖ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعۡدِهِۦۚ وَأَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَ
إِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَ وَٱلۡأَسۡبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَ
سُلَيۡمَٰنَۚ وَءَاتَيۡنَا دَاوُۥدَ زَبُورٗا ١٦٣

اے محمدؐ! ہم نے تمہاری طرف اُسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور اس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ، عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف وحی بھیجی ہم نے داؤدؑ کو زبور دی

(O Muhammad!) We have revealed to you as We revealed to Noah and the Prophets after him, and We revealed to Abraham, Ishmael, Isaac, Jacob and the offspring of Jacob, and Jesus and Job, and Jonah, and Aaron and Solomon, and We gave to David Psalms

اِنَّآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ كَمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلٰى نُوۡحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ ۚ وَاَوۡحَيۡنَآ اِلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ...

تذکرۂ انبیاء و رسل سے استدلال کا پہلو

o یہاں اس آیتِ کریمہ میں تمام انبیاء کا ذکر نہیں ہے بلکہ چند ایک کا ذکر ہے، اور نہ یہ ذکر تاریخی ترتیب سے

o انبیاء علیہ السلام کے درمیان صفات اور اختصاص و امتیاز کے اعتبار سے جو تنوع ہے وہ یہاں نمایاں ہے

o ان سب انبیاء رُسل سے یہ اہل کتاب خوب واقف ہیں اور ان کو دی گئ کتب و صحائف سے بھی واقف ہیں

o اللہ نے ان سب پہ وحی اتاری (جو فرشتہ لے کے آتا تھا) اور انہیں کتب و صحائف دیئے (یہی اللہ کا طریقہ ہے)

o یہ نبوت و رسالت، وحی اور کتاب جو یہ رسول (ﷺ) پیش کر رہے ہیں کوئی انوکھی چیز نہیں ہے اور نہ دنیا میں یہ پہلی دفع ہو رہا ہے، اس کو تسلیم کرنے کے لیے تمہارے بے سرو پا مطالبات کا کوئی جواز نہیں ہے

o تمہیں یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا ان تعلیمات اور اس کتاب کا منبع ہدایت وہی جس سے تمام پچھلے انبیاء کو ہدایت ملتی رہی ہے، اور یہ مدعیٔ رسالت بھی اسی ایک صداقت و حقیقت کو پیش کر رہے ہیں جسے دنیا کے مختلف گوشوں میں پیدا ہونے والے پیغمبر ہمیشہ سے پیش کرتے چلے آئے ہیں؟

خطاب یہود سے ہے لیکن انبیاء و رسل کے اس تذکرے میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے؟

o اس لیے کہ یہود نے آپ ﷺ سے یہ مطالبہ کیا کہ ہم آپ کو نہ مانیں گے جب تک آپ لکھی ہوئی کتاب نہ اتار لائیں۔ یہاں یہ بتایا گیا کہ موسیٰؑ کو لکھی ہوئی کتاب تو ایک استثنٰی ہے باقی تمام انبیاء رسل کو دیکھو ...

وَ رُسُلًا قَدۡ قَصَصۡنٰهُمۡ عَلَیۡكَ مِنۡ قَبۡلُ وَ رُسُلًا لَّمۡ نَقۡصُصۡهُمۡ عَلَیۡكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰی تَكۡلِیۡمًا ﴿۱۶۴﴾ۚ

وَ رُسُلًا - اور کچھ رسول (تھے)

قَدۡ قَصَصۡنٰهُمۡ عَلَیۡكَ - ہم نے بیان کیا ہے جن کا آپؐ پر

مِنۡ قَبۡلُ وَ رُسُلًا - اس سے پہلے اور (تھے) کچھ رسول

لَّمۡ نَقۡصُصۡهُمۡ عَلَیۡكَ - ہم نے نہیں بیان کیا جن کا آپؐ پر

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ - اور کلام کیا اللہ نے

مُوۡسٰی تَكۡلِیۡمًا - موسیٰؑ سے جیسے کلام کرتے ہیں

قَصَّ یَقُصّ ، قَصَصًا
بیان کرنا، داستان سنانا

ہم نے اُن رسولوں پر بھی وحی نازل کی جن کا ذکر ہم اِس سے پہلے تم سے کر چکے ہیں اور اُن رسولوں پر بھی جن کا ذکر تم سے نہیں کیا ہم نے موسیٰؑ سے اِس طرح گفتگو کی جس طرح گفتگو کی جاتی ہے

We revealed to the Messengers We have already told you of, and to the Messengers We have not told you of; and to Moses Allah spoke directly

وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾

اللہ نے بہت سارے رسول مبعوث فرمائے

- قرآن مجید تاریخ کی کتاب نہیں ہے۔ اس لیے سب انبیاء و رسل کے تذکرے کی ضرورت نہ تھی، جن نبیوں اور رسولوں کے اسمائے گرامی اور ان کے واقعات قرآن کریم میں بیان کیے گئے ان کی تعداد 25 ہے اور یہ ان انبیائے کرام کا ذکر ہے جو الجزیرۃ العرب یا اس کے نواح میں آئے
- سب رسولوں کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے نہیں فرمایا گیا کہ سب کی تفصیل بیان کرنا اور ان کے حالات و تاریخ کا ذکر کرنا ضروری ہی نہیں تھا، کیونکہ ان قصوں کے ذکر کرنے سے اصل مقصود ہے راہ حق و ہدایت کو واضح کرنا، مواد عبرت و بصیرت مہیا کرنا اور قیامت تک آنے والے سب اہل حق کے لیے تثبیت قلب اور ثابت قدمی کے لیے سامان کرنا تھا۔
- یہاں خاص حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی امتیازی شان بیان ہوئی ہے۔ آپ کا دوسرے انبیاء علیہ السلام سے جدا طور پر نام لینا اور انھیں "کلیم اللہ " کہنا ان کے بلند و بالا مقام پر دلالت کرتا ہے۔
- موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ یہ خاص معاملہ برتا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان سے گفتگو کی۔ بندے اور خدا کے درمیان اس طرح باتیں ہوتی تھیں جیسے دو شخص آپس میں بات کرتے ہیں۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ -(وہ تھے) کچھ رسول خوشخبری دینے والے

مُبَشِّر: خوشخبری دینے والا

وَمُنْذِرِيْنَ - اور خبردار کرنے والے

مُنْذِر: خبردار کرنے والا

لِئَلَّا يَكُوْنَ- تاکہ نہ رہے (باقی)

لِئَلَّا = لِ + اَنْ + لَا (تاکہ نہ)

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ - لوگوں کے لیے اللہ پر

حُجَّةٌۢ - کوئی حجت

بَعْدَ الرُّسُلِ - رسولوں کے بعد

وَكَانَ اللّٰهُ - اور اللہ ہے

عَزِيْزًا حَكِيْمًا - غالب، حکمت والا

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾

لٰكِنِ اللّٰهُ - لیکن اللہ

يَشْهَدُ - گواہی دیتا ہے

بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ - اس کی جو اس نے اتارا آپ کی طرف

اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ - کہ اس نے اتارا اس کو اپنے علم سے

وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ - اور فرشتے (بھی) گواہی دیتے ہیں

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ - اور کافی ہے اللہ

شَهِيْدًا - بطور گواہ کے

رُسُلًا مُّبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ
عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰکِنِ اللّٰہُ یَشۡہَدُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اِلَیۡکَ اَنۡزَلَہٗ بِعِلۡمِہٖ ۚ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یَشۡہَدُوۡنَ ؕ وَ
کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا ﴿۱۶۶﴾ؕ

یہ سارے رسول خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ اُن
کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے اور
اللہ بہر حال غالب رہنے والا اور حکیم و دانا ہے. (لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں) مگر
اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اُس نے تم پر نازل کیا ہے اپنے علم سے نازل کیا ہے، اور
اِس پر ملائکہ بھی گواہ ہیں اگرچہ اللہ کا گواہ ہونا بالکل کفایت کرتا ہے

These Messengers were sent as bearers of glad tidings and as warners so that after sending the Messengers people may have no plea against Allah. Allah is All-Mighty, All-Wise. (Whether people believe or not) Allah bears witness that whatever He has revealed to you, He has revealed with His knowledge, and the angels bear witness to it too, though the witness of Allah is sufficient

رُسُلًا مُّبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ لِئَلَّا یَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیۡزًا حَكِیۡمًا ﴿۱۶۵﴾

رسولوں کی بعثت کا اساسی مقصد

- تمام رسولوں کے بھیجے جانے کا مشترک مقصد یہ بتایا گیا ہے "لوگوں کو بشارت دینا اور خطرے سے آگاہ کرنا"
- بشارت اس بات کی کہ جو لوگ ایمان و عمل صالح کی زندگی اختیار کریں گے ان کے لیے ابدی زندگی کی خوشیاں اور کامرانیاں ہیں۔ آگاہی اس بات کی کہ جو لوگ کفر اور بد عملی (فکر و عمل) کی غلط راہوں پر چلتے رہیں ایک بہت بُرا انجام (دائمی عذاب کی صورت میں) ان کا منتظر ہے

رسولوں کو بھیجنے کی ضرورت

- اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا ہے اس کو خیر و شر کے شعور اور معرفت کے ساتھ پیدا فرمایا، اس کو عقل عطا فرمائی جو حق و باطل میں تمیز کر سکتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی اللہ نے اتمامِ حجت کرنے کے لیے اپنے نبی اور رسول بھیجے تاکہ عقل و فطرت کے تقاضے اس کے سامنے بالکل مبرہن ہو کر آجائیں اور گمراہی کے لیے ادنیٰ عذر بھی باقی نہ رہ جائے۔
- آخری عدالت کے موقع پر کوئی گمراہ مجرم اس کے سامنے یہ عذر پیش نہ کرسکے کہ ہم ناواقف تھے اور آپ نے ہمیں حقیقت حال سے آگاہ کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا۔
- اسی حجت کو پورا کرنے کے لیے اللہ نے دنیا کے مختلف گوشوں میں پیغمبر بھیجے اور کتابیں نازل کیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ قَدۡ ضَلُّوۡا ضَلٰلاً ۢ بَعِيۡدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ ظَلَمُوۡا لَمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغۡفِرَ لَهُمۡ

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - بیشک جن لوگوں نے کفر کیا

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّا
رکنا / روکنا

وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اور رکے رہے اللہ کے راستے سے

قَدۡ ضَلُّوۡا - اور گمراہ ہوئے

ضَلٰلاً ۢ بَعِيۡدًا - دور کی گمراہی

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - بیشک جن لوگوں نے کفر کیا

وَ ظَلَمُوۡا - اور ظلم کیا

لَمۡ يَكُنِ اللّٰهُ - نہیں ہے اللہ

لِيَغۡفِرَ لَهُمۡ - کہ وہ معاف کرے ان کو

وَلَا لِيَهۡدِيَهُمۡ طَرِيۡقًا ۙ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيۡقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا ﴿۱۶۹﴾

وَلَا لِيَهۡدِيَهُمۡ - اور نہ ہی (یہ) کہ وہ ہدایت دے ان کو

طَرِيۡقًا - کسی راستے کی

اِلَّا طَرِيۡقَ جَهَنَّمَ - سوائے جہنم کی راہ کے

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ - ایک حالت میں رہنے والے ہیں اس میں

اَبَدًا - ہمیشہ

وَكَانَ ذٰلِكَ - اور ہے یہ

عَلَى اللّٰهِ - اللہ پر

يَسِيۡرًا - آسان

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
ظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا
أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾

جو لوگ اِس کو ماننے سے خود انکار کرتے ہیں اور دوسروں کو خدا کے راستہ سے روکتے ہیں وہ یقیناً گمراہی میں حق سے بہت دور نکل گئے ہیں اِس طرح جن لوگوں نے کفر و بغاوت کا طریقہ اختیار کیا اور ظلم و ستم پر اتر آئے اللہ ان کو ہرگز معاف نہ کرے گا اور نہ انہیں رستہ ہی دکھائے گا. ہاں دوزخ کا رستہ جس میں وہ ہمیشہ (جلتے) رہیں گے۔ اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے

Those who denied this truth and barred others from the way of Allah have indeed strayed far. Likewise, Allah will neither forgive those who denied the truth and took to wrong-doing nor will He show them any other way, save that of Hell wherein they will abide. And that is easy for Allah.

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾

اللہ کی راہ سے روکنے والے ۔ کفر اور ظلم میں بڑھے ہوئے

- راہِ خدا سے رکنے (اور روکنے) والے لوگ، کہیں بھی اور کوئی بھی ہو سکتا ہے لیکن ان اوصاف کا اطلاق سب سے پہلے اوران آیات کے نزول کے پس منظر میں یہودیوں پر ہوتا ہے جنہوں نے ہر سچے دین کے ساتھ یہی رویہ اختیار کیا
- یہ یہودی ہوں یا وہ لوگ ہوں، جن پر بھی صفت کفر اور دین اسلام کی راہ روکنے کی صفت کا اطلاق ہوتا ہے وہ یقینا گمراہ ہوگئے ہیں اور راہ حق سے بہت دور نکل گئے ہیں، انھوں نے اس راہ کو بھلا دیا جس کی طرف اللہ نے ان کی راہنمائی کی تھی اور انھوں نے وہ رستہ ترک کر دیا جو زندگی کا راہ مستقیم تھا
- وہ فکری، تصوراتی اور اعتقادی لحاظ سے گمراہ ہوگئے۔ وہ اپنے طرز عمل، اپنے معاشرے اور اپنے اطوار کے لحاظ سے گمراہ ہوگئے۔ وہ دنیا میں بھی گمراہ ہوگئے اور آخرت میں بھی گمراہ ہوگئے۔ وہ اس قدر دور چلے گئے کہ ان کی واپسی کی کوئی امید نہیں رہی ہے
- اسی طرح جن لوگوں نے کفر وبغاوت کا طریقہ اختیار کیا اور ظلم و ستم پر اتر آئے اللہ ان کو ہر گز معاف نہ کرے گا اور انھیں کوئی راستہ۔ بجز جہنم کے راستہ کے نہ دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے
- انھوں نے خود اپنے لیے ہدایت کے تمام راستے بند کر لیے ہیں اور انھوں نے ان تمام راستوں میں رکاوٹیں خود قائم کرلی ہیں اور اپنے لیے جہنم کی راہ ہی کھلی رکھی ہے اور جہنم کی راہ پر بھی وہ بہت دور نکل گئے ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ - اے لوگو

قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ - تمہارے پاس آ چکے ہیں یہ رسولؐ

بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ - حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے

فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ - پس ایمان لاؤ (تو وہ ہوگا) بہتر تمہارے لیے

وَاِنْ تَكْفُرُوْا - اور اگر تم انکار کروگے

فَاِنَّ لِلّٰهِ - تو یقیناً اللہ کے لیے ہی ہے

مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - وہ جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا - اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلۡحَقِّ مِن رَّبِّكُمۡ فَـَٔامِنُواْ خَيۡرٗا لَّكُمۡۚ وَإِن تَكۡفُرُواْ
فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمٗا ١٧٠

لوگو! یہ رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آگیا
ہے، ایمان لے آؤ، تمہارے ہی لیے بہتر ہے، اور اگر انکار کرتے ہو تو
جان لو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور اللہ علیم بھی
ہے اور حکیم بھی

O men! Now that the Messenger has come to you bearing the Truth from your Lord, believe in him; it will be good for you. If you reject, know well that to Allah belongs all that is in the heavens and the earth. Allah is All-Knowing, All-Wise

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ ؕ اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ

غَلَا يَغْلُوْ ، غُلُوًّا حد سے بڑھنا ، مبالغہ کرنا، متجاوز ہونا

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ - اے اہل کتاب !

لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ - نہ مبالغہ کرو اپنے دین میں

وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ - اور نہ کہو اللہ پر

اِلَّا الۡحَـقَّ - سوائے حق کے

اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ مسیح (علیہ السلام)

عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ - عیسیٰ ابن مریم ہیں

رَسُوۡلُ اللّٰهِ - (وہ) اللہ کے رسول ہیں

وَكَلِمَتُهٗ - اور اس کا فرمان ہیں

اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ

اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ - اس نے ڈالا جس کو مریمؑ کی طرف

وَ رُوْحٌ مِّنْهُ - اور ایک روح ہیں اس (کی طرف) سے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ - پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر

وَ لَا تَقُوْلُوْا - اور نہ کہو

ثَلٰثَةٌ - (کہ وہ) تین ہیں

اِنْتَهُوْا - تم باز آجاؤ (ن ھ ي) اِنتَهَى يَنْتَهِي ، اِنتِهَاءً رکنا، باز آنا (VIII)

خَيْرًا لَّكُمْ - (تو وہ ہوگا) بہتر تمہارے لیے

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ اللہ واحد الٰہ ہے

سُبۡحٰنَہٗۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗ وَلَدٌ ۘ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا ﴿۱۷۱﴾

سُبۡحٰنَہٗۤ - وہ پاک ہے

اَنۡ یَّکُوۡنَ - (اس سے) کہ ہو

لَہٗ وَلَدٌ - اس کے لیے کوئی اولاد

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ - اس کا ہی ہے وہ جو آسمانوں میں ہے

وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ - اور وہ جو زمین میں ہے

وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا - اور کافی ہے اللہ بطور کام بنانے والے کے

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ ؕ اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَ
كَلِمَتُهٗ‌ ۚ اَلۡقٰٮهَاۤ اِلٰى مَرۡيَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ‌ ۖ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ‌ ۚ وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ‌ ؕ اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّـكُمۡ‌ ؕ اِنَّمَا
اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ‌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ۝١٧١

اے اہل کتاب ! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو
مسیح عیسیٰ ابن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اللہ کا ایک رسول تھا اور ایک فرمان تھا جو اللہ نے مریم
کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے (جس نے مریم کے رحم میں بچہ کی شکل اختیار
کی) پس تم اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ "تین" ہیں باز آ جاؤ، یہ تمہارے ہی
لیے بہتر ہے اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے وہ بالاتر ہے اس سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو زمین اور آسمانوں
کی ساری چیزیں اس کی مِلک ہیں، اور ان کی کفالت و خبر گیری کے لیے بس وہی کافی ہے

People of the Book! Do not exceed the limits in your religion, and attribute to Allah nothing except the truth. The Messiah, Jesus, son of Mary, was only a Messenger of Allah, and His command that He conveyed unto Mary, and a spirit from Him (which led to Mary's conception). So believe in Allah and in His Messengers, and do not say: (Allah is a) trinity. Give up this assertion; it would be better for you. Allah is indeed just one God. Far be it from His glory that He should have a son. To Him belongs all that is in the heavens and in the earth. Allah is sufficient for a guardian

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ ؕ اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ

اہل کتاب کا غُلو

- غلو، کسی چیز کی تائید و حمایت میں حد سے گزر جانا ہے، جب یہ لفظ دین کے حوالے سے آئے تو اس کا مفہوم یہ کہ دین میں جس چیز کا جو درجہ، مرتبہ یا جو وزن و مقام ہے اس کو بڑھا کر کچھ سے کچھ کر دیا جائے (یعنی ان حدود تعلیمات سے باہر نکل جانا ہے جو آسمانی کتب میں بیان ہوئے ہیں یا انبیاءؑ نے جن کی تعلیم دی ہے)
- اس آیت کریمہ میں اہل کتاب سے مراد نصاریٰ ہیں۔ انھیں خطاب کرکے ان کے ایک ایک غلط عقیدے کا ذکر فرمایا اور پھر اس کی اصلاح فرمائی ہے
- اس آیت کریمہ میں بہت واضح، سہل اور مدلل تعلیمات ارشاد فرمائی گئی ہیں:

1. سب سے پہلے اور سب سے بڑے مرض جس کی نشاندہی فرمائی گئ وہ غُلو ہے۔ عیسائیوں کے تمام عقائد کی خرابی کا اصل سبب یہی ہے کہ یہود نے جس طرح حضرت عیسیٰؑ کی دشمنی میں غلو کیا تھا عیسائیوں نے اس سے بڑھ کر ان کی محبت میں غلو کیا۔ اور اس غلو کے نتیجے میں عیسیٰؑ کے بارے میں عجیب و غریب عقائد اختیار کر لیے (جن کی تصحیح اس آیت کریمہ میں بیان کر دی گئ)
2. عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے بیٹے نہیں ہیں بلکہ مریمؑ کے بیٹے ہیں جو آپ (مریمؑ) کے بطن سے اللہ کے حکم اور مشیت سے باپ کے بغیر معجزانہ طور پر پیدا ہوئے

عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلۡقٰهَاۤ اِلٰى مَرۡيَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ‌ ۖ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ‌ ۚ وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ‌ ؕ اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّـكُمۡ‌ ؕ

اہل کتاب کا غُلو

3. عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اللہ نے ان پر کتاب اتاری ہے آپؑ شریعتِ موسوی کی تجدید کے لیے آئے ہیں، بنی اسرائیل جن گمراہیوں میں مبتلا ہو گئے تھے ان اصلاح کے لیے آئے ہیں

4. عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا کلمہ ہیں، مریم کی طرف کلمہ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے حضرت مریم (علیہا السلام) کے رحم پر یہ فرمانِ نازل کیا کہ کسی مرد کے نطفہ سے سیراب ہوئے بغیر حمل کا استقرار قبول کر لے۔ عیسائیوں کو ابتداءً مسیح (علیہ السلام) کی پیدائش بے پدر کا یہی راز بتایا گیا تھا۔ مگر انھوں نے یونانی فلسفہ سے گمراہ ہو کر پہلے لفظ کلمہ کو "کلام" یا "نطق" (LOCOS) کا ہم معنی سمجھ لیا۔ پھر اس کلام و نطق سے اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفت کلام مراد لے لی۔ پھر یہ قیاس قائم کیا کہ اللہ کی اس ذاتی صفت نے مریم علیہا السلام کے بطن میں داخل ہو کر وہ جسمانی صورت اختیار کی جو مسیح کی شکل میں ظاہر ہوئی اس طرح عیسائیوں میں مسیح علیہ السلام کی الوہیت کا فاسد عقیدہ پیدا ہوا اور اس غلط تصور نے جڑ پکڑ لی کہ خدا نے خود اپنے آپ کو یا اپنی ازلی صفات میں سے نطق و کلام کی صفت کو مسیح کی شکل میں ظاہر کیا ہے

5. عیسیٰ علیہ السلام خدا کی طرف سے ایک روح۔اس سے عیسائیوں نے عقیدہ بنا لیا چونکہ انھیں خدا کی طرف سے ایک روح کہا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کی روح ہیں۔ انھوں نے " روح من اللہ" کو "روح اللہ" قرار دے دیا، وہ اللہ تعالیٰ کی روح مقدس تھی۔ جو مسیح کے اندر حلول کر گئی تھی

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ

اہل کتاب کا غُلو

6. ان کی ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی باقی رسولوں کی طرح ایک رسول تھے (ان پر بھی بطورِ رسول ایمان لاؤ)

7. تثلیث کے دعوے سے باز آجاؤ۔ معبود تو بس وہی ایک اللہ ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے، نہ کوئی ہمسر۔ وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو زمین وآسمان میں جو کچھ ہے وہ سب اس کے حکم کا پابند ہے۔ ساری دنیا کی کارسازی کے لیے اللہ کی ذات تنہا کافی ہے۔ تم نے اس قسم کے بیہودہ تصورات آخر کس بنیاد پر پیدا کیے ؟ تمام رسولوں کی تعلیمات کو دیکھو تمھیں کہیں تثلیث کا سراغ نہیں ملے گا۔ تو آخر یہ فتنہ تم نے کہاں سے اختراع کر لیا؟ جب وہ اپنی ذات اور صفات میں کامل اور اپنی خلق کی کارسازی کے لیے کافی ہے تو پھر تم نے شرک کی گنجائش کہاں سے نکالی ؟

8. لیکن عیسائیوں نے اپنے لیے ایک ایسی الجھن پیدا کر لی ہے اور اٹھارہ سو سال سے اس کے ایسے اسیر ہوئے ہیں کہ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملتا (ایک طرف وہ توحید کو مانتے ہیں کیونکہ توحید انجیل اور عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات ہیں) دوسری طرف وہ تثلیث کے بھی قائل ہیں انھوں نے مسیح اور روح القدس کی الوہیت کو اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے ساتھ شامل کرکے تثلیث کا عقیدہ گھڑ لیا ہے، یہ ایک ایسی چیستان ہے جس کا کوئی حل ممکن نہیں۔ تین میں ایک اور ایک میں تین اس لایعنی بات کو کون سلجھا سکتا ہے۔ لیکن ایک پوری امت ہے جو اس پر اصرار کیے چلی جارہی ہے۔

آیات 163 -170

رکوع ۲۳

- انبیاء ورُسل کا تذکرہ ۔جس میں نبوت کا بنیادی مقصد اور اساسی فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔
- آپ ﷺ کو خطاب کر کے تسلی دی گئی کہ آپؐ ان مخالفوں کی کوئی پروا نہ کریں جو آج آپؐ پر نازل شدہ وحی کو نہیں مانتے
- آپ سے پہلے بہت سارے انبیاء ورُسل آ چکے، ان سب پر وحی کا نزول ہوتا تھا
- آپ کے لیے اللہ کی شہادت ہی کافی ہے اور فرشتے بھی آپ کی رسالت کے گواہ ہیں
- وہ لوگ جو کفر اور مخالفت پر اڑ گئے ہیں انھوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھائے ہیں ان کے لیے ایمان وہدایت کی کوئی راہ کھلی نہیں ہے، ان کے لیے صرف جہنم کی راہ ہی باقی رہ گئی ہے
- نصاریٰ کے غلط اور گمراہ کن عقائد کا ذکر، ان کی اصلاح اور ان کو صحیح ایمان باللہ اور ایمان بالرسل کی دعوت

اضافی مواد

Reference Material

کیا دنیا کے دیگر علاقوں میں بھی انبیاء مبعوث ہوئے؟

- انسان ایک ذمہ دار وجود ہے، اور ذمہ داری کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے احکام و فرائض کو پہنچانے کے لئے کچھ پیغامبر اس کے پاس بھیجے جائیں بصورتِ دیگر کوئی ذمہ داری اور احتساب بے معنی ہوگا
- قرآن مجید میں چند مقامات پر یہ بات واضح طور پر آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اقوام کی طرف اپنے پیام بر بھیجے
- وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا ... ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا - (16:36)
- وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ... اور کوئی امت ایسی نہیں گزری ہے جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو (35:24)
- وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا -اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لیے) ایک پیغام بر نہ بھیج دیں (17:15)
- وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ - اگر ہم اُس کے آنے سے پہلے اِن کو کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو پھر یہی لوگ کہتے کہ اے ہمارے پروردگار، تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے ہی ہم تیری آیات کی پیروی اختیار کر لیتے (20:134)

کیا دنیا کے دیگر علاقوں میں بھی انبیاء مبعوث ہوئے؟

- في رواية لأبي أمامة قال أبو ذر: قلت يا رسول الله: كم وفاء عدّة الأنبياء؟ قال: مائة ألف، وأربعة وعشرون ألفاً، والرّسل من ذلك: ثلاثمائة وخمسة عشر، جمّاً غفيراً صحّحه الألباني في مشكاة المصابيح

ابوامامہؓ کی اس روایت کے مطابق حضرت ابوذرؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ انبیاء کی تعداد کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبیوں کی کل تعداد ایک لاکھ ۲۴ ہزار، اور رسولوں کی تعداد ۳۱۳ / ۳۱۵ ہے۔

- اس روایت اور کچھ دیگر اسی جیسی روایات کو اگرچہ ان میں ضعف ہونے کے باوجود متعدد شواہد کی بناء پر تاریخی حیثیت سے انہیں قبول کیا گیا ہے۔
- دنیا کے تین توحیدی مذاہب کے علاوہ دیگر اقوام میں بھی خدا پرستی کی نشانیاں (اگرچہ کمزور اور تحریف شدہ ہی سہی) نظر آتی ہیں جو کہ انبیائے علیہ السلام کی تعلیمات کی نشانیاں ہیں
- قرآن مجید میں صرف ۲۵ انبیائے کرام کا ذکر ہے اور یہ وہ انبیاء ہیں جو جزیرۃ العرب یا اس کے متصل علاقوں میں مبعوث ہوئے، جن سے عرب کے لوگ بخوبی واقف تھے قرآن کے اولین مخاطب چونکہ عرب تھے اس لیے ان کے لیے انہی انبیائے کرام کا ذکر کیا گیا جو انہی علاقوں میں مبعوث ہوئے
- دنیا کے دیگر علاقوں میں بھی یقینی طور انبیاء علیہ السلام مبعوث ہوئے لیکن ان میں سے یقینی اور معین طور پر کسی شخص کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اللہ کے نبی ہیں

وحی کی اقسام

- وحی کے معنی - لطیف (swift) اشارہ کرنا یا مخفی طور پر (secretly) انتہائی سرعت کے ساتھ کسی کو کوئی بات یا پیغام بھیجنا یا دل میں کوئی بات ڈال دینا کے ہیں۔(تاج العروس)
- شرعی معنی: اپنے نبی کو کسی حکم شرعی کے بارے میں آگاہ کرنا۔
- وحی کی دو اقسام ہیں
- (۱) وحی متلو، وہ وحی جسے قرآن کے نام سے جانا جاتا ہے اس کی تلاوت باعث اجر ہے، اس وحی کے الفاظ و معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے
- (۲) وحی غیر متلو ، جو قرآن کریم کا جز نہیں بنی لیکن اس کے ذریعہ آپؐ کو بہت سے احکام عطا فرمائے گئے ہیں اس وحی کو "وحی غیر متلو" کہتے ہیں یعنی وہ وحی جس کی تلاوت نہیں کی جاتی، کہ یہ وحی آپ ﷺ کے قلب مبارک پر صرف معانی و مضامین کی شکل میں القا کی گئ
- وحی کی صورتیں ۔ مختلف ہو سکتی ہیں جن کا ذکر قرآنِ مجید میں کیا گیا ہے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ (الشوریٰ:۵۱) اور کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرما دے مگر یا تو الہام سے یا حجاب کے باہر سے یا کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہنچا دیتا ہے۔
- موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ کا کلام کرنا بھی وحی کی ایک صورت تھی (ایک استثنائی صورت)

وحی کی اقسام

- اس کے علاوہ بھی وحی کی اقسام ـ

1. فطری وحی (الہام)۔ جو اللہ تعالی پاکیزہ روحوں میں ڈالتا ہے جیسے اُم موسی علیہ السلام کے دل میں اللہ تعالی نے بات ڈالی: وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى (القصص:٧) ہم نے موسی علیہ السلام کی والدہ کو الہام کیا۔

2. جبلی وحی - یہ جبلت کی وحی ہے جو جانور اور انسان دونوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جیسے شہد کی مکھی کو اللہ تعالی الہام کرتا ہے: وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ (النحل:٦٨) اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے جی میں یہ بات ڈالی۔

3. کونی وحی - اللہ تعالی کی طرف سے جامد چیزوں کو حکم ہوتا ہے۔یہ بھی وحی ہے۔ يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (الزلزلۃ : ۴،۵) جس دن زمین اپنے اندر کی خبریں بیان کرے گی کیونکہ اس کے رب نے اسے حکم دیا ہوگا،

وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا (فصلت: ١٢)اور تیرے رب نے آسمان کی طرف وحی کی۔

تثلیث (Trinity) کیا ہے؟

تثلیث (Trinity): کے لغوی معنی کسی شے کا عدد کے لحاظ سے تین ہونا، تین بنانا، تین کر لینا

- **تثلیث کا عقیدہ کیا ہے؟** یہ نصاریٰ (عیسائیوں) کا عقیدہ ہے جس کے مطابق خدا کو تین جاننا یعنی باپ (اللہ تعالیٰ)، بیٹا (حضرت عیسیٰ) اور روح القدوس (حضرت جبرئیلؑ) کو خدا ماننے کا عقیدہ
- عیسائی مذہب کے مطابق خدائے واحد کی وحدانیت کی تین شاخیں جن کی ایک ہی ماہیت ہے باپ، بیٹا اور روح القدس۔ وہ اپنے تئیں اسے تین میں ایک اور ایک میں تین کا نام دیتے ہیں۔
- تثلیث کا عقیدہ عسائیت کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے
- تثلیث کا قرن اوّل میں اور خصوصاً حضرت مسیح کے زمانے میں کوئی وجود نہ تھا۔ یہاں تک کہ موجودہ انجیلوں میں بھی اپنی تمام تر تحریفات کے باوجود تثلیث کے بارے میں ذرا سی بات بھی دکھائی نہیں دیتی
- تثلیث کے عقیدے کو 325ء میں نیقیہ کونسل نے منظور کیا تھا
- عیسائیت کا خدا تعالیٰ کے متعلق خود عیسائی مذہب کی امہات الکتب کی روشنی میں عقیدۂ توحید ہی تھا
- عقیدۂ تثلیث محض انسانی عقل و دماغ کی تخلیق ہے جو نصاریٰ کے لاکھ دعوے کے باوجود کہ وہ توحید کی طرف مرکوز ہے اور ایک ہی خدا کی عبادت کی تعلیم دیتی ہے عقلاً تسلیم کرنا محال ہے

تثلیث (Trinity) کیا ہے؟

- موجودہ عیسائیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سب سے مشہور و معروف شخصیت سینٹ پال کی ہے
- سینٹ پال (St. Paul) جس کو نصاریٰ اپنے عقیدے تثلیث کا موجد یا علمبردار اول کہتے ہیں وہ بھی اپنے خطوط میں کہیں پر بھی واضح طور پر تثلیث کی دعوت نہیں دیتا
- عقیدۂ تثلیث کے رائج ہونے (وجود میں آنے) کی اصل وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

← نصاریٰ یا حواریین کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جانے کے بعد جلد ہی واپس آئیں گے جیسا کہ اناجیل میں مذکور عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے عقیدے سے ظاہر ہے

← ایک دوسری وجہ عقیدہ تثلیث کے وجود میں آنے کی یہ بھی رہی ہے کہ سینٹ پال نے جب فلسطین کے باہر رومی سلطنت کے دل و جگر دین مسیحی کو مروج کرنا چاہا تو اس نے دیکھا کہ وہاں پر یونانی فلسفہ یعنی افلاطونیت غالب تھی اور دور دراز علاقے میں پھیلی رومی شہنشاہیت میں بہت سے علاقوں اور ملکوں میں سورج کے دیوتاؤں کا اور ان کی پرستش کا عام رواج تھا وہ دیوتا ایک کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تصور کئے جاتے تھے ان کا ایک باپ بھی تصور کیا جاتا تھا۔ رومی شہنشاہیت میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان تک اور مصر میں بھی تین خداؤں، باپ، ماں اور بیٹا وغیرہ کا عقیدہ بہت عام تھا مثلاً ہندوستان میں برہمہ، بشنو، شیو کا عقیدہ تھا۔ برہمہ کو خالق کائنات، وشنو کو مربی کائنات اور شیو کو مہلک کائنات تصور کیا جاتا تھا۔ مصر میں (Horas, Isis, Osiris باپ، ماں، بیٹا) کا عقیدہ مروج تھا۔

تثلیث (Trinity) کیا ہے؟

- مسیحیت کے اوائل زمانہ میں توحید ہی کا بول بالا تھا۔ جب یہود کے مقابلہ میں غیر یہودیوں (رومن) کی تعداد مسیحیت میں بڑھ گئی تو عقیدۂ توحید آہستہ آہستہ معدوم ہو کر تثلیث کی شکل میں ظاہر ہونے لگا
- مسیحیت میں اہل توحید اور اہل تثلیث کی کشمکش کئی سو سال تک چلتی رہی
- تقریباً پونے چار سو سال کے بعد رومی حکومت کے شہنشاہ اعظم نے بزور شمشیر توحید کو کالعدم قرار دلوادیا اور عقیدۂ تثلیث کو شاہی عقیدہ قرار دلوا کر اسی کی عبادت رائج کرادی
- عیسائیت کی تعلیمات میں چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی خالص توحید کی تعلیمات بھی موجود رہی ہیں اور آج بھی اناجیل میں دیکھیجا سکتی ہیں اس لیے ان کے شعوری اور غیر شعوری طور پر شرک و بدعات سے متاثر ہونے کے باوجود ایک قلیل طبقہ ہر قسم کے خوف و ہراس اور طمع ولالچ سے بے نیاز ہو کر کسی نہ کسی شکل میں توحید کو مانتا چلا آیا ہے
- اس فرقے (Unitarian) سے تعلق رکھنے والے تقریباً پانچ افراد امریکی صدر منتخب ہو چکے ہیں
- قرآن نے عقیدۂ تثلیث کی سختی سے تردید کی اس لیے کی تمام انبیاء علیہ السلام ایک خدائے واحد کی بندگی کی دعوت دیتے چلے آئے ہیں اور توحید ہی تمام آسمانی مذاہب میں مشترک عقیدہ ہے

تثلیث / عیسائیت

کتب برائے مزید مطالعہ

- ← بائبل سے قرآن تک (اظہار الحق) - مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ
- ← نصرانیت قرآن کی روشنی میں - مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
- ← اسلام اور نصرانیت - مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
- ← مقام حضرت عیسیٰؑ اسلام کی نظر میں - شیخ احمد دیداتؒ
- ← بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں - ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک
- ← عیسائیت کیا ہے؟ مفتی محمد تقی عثمانی
- ← عیسائیت کا پس منظر - مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ
- ← عیسائیت تجزیہ و مطالعہ - پروفیسر ساجد میر
- ← تحریف بائبل بزبان بائبل - مولانا عبداللطیف مسعودؒ
- ← بائبل قرآن اور سائنس - ڈاکٹر موریس بوکائلے